گذرا ہوا زمانہ

Dr. Md. Shamshad Akhtar

سر سید احمد خان کا مقصد قوم کی فلاح اور اصلاحِ معاشرہ تھا، وہ اُن عظیم دانشوروں میں سے ایک تھے جنہوں نے اپنی ہر ایک تحریر میں اپنے اس مقصد کو ظاہر کیا ہے۔ دراصل سر سید احمد خان کا دور وہ دور تھا جب ہندوستانی عظمت کا شیرازہ بکھر چکا تھا اور برٹش حکومت کا دبدبہ قائم ہو چکا تھا اور ایسے ناگفتہ بہ حالات میں قوم عجیب و غریب قسم کے انتشار سے دوچار تھی جہاں مستقبل کے سارے راستے مسدود یا معدوم ہو چکے تھے، ایسے غیر یقینی ماحول میں قوم کے اندر خود اعتمادی اور تیقن پیدا کرنے کے لئے انہوں نے تہذیب الاخلاق رسالے میں مختصر اصلاحی مضامین لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔

"گذرا ہوا زمانہ" اسی سلسلے کی ایک کامیاب کڑی ہے۔ اس میں انہوں نے وقت کی اہمیت و افادیت بتاتے ہوئے نیکی و ہمدردی اور فرائض کی ادائیگی پر زور دیا ہے اس قصے میں وہ ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے بڑی ہی کامیابی کے ساتھ اپنی بات کہتے ہیں۔

کہانی میں ایک بچہ خواب دیکھتا ہے کہ وہ بوڑھا ہو چکا ہے
اور اندھیری رات میں بادلوں کی گھن گرج اور بجلی کی کوند
سے وہ پریشان ہو اٹھتا ہے وہ کمرے میں اکیلا ہے اور اپنے
بچپن کو یاد کرتا ہے اپنی بے فکری کے زمانے بڑی شدت سے اسے
بے چین کرتے ہیں پھر وہ جوانی کو یاد کرتا ہے جسے اس نے بے کار
ضائع کر دیا۔ بادلوں کی گھن گرج شور جاری رہتی ہے۔ پھر وہ
کھڑکی کے پاس آ کر باہر آسمان کو تکتا ہے دفعتاً آسمان میں
ایک خوبصورت لڑکی اسے نظر آتی ہے وہ اس سے پوچھتا ہے
کہ تم کون ہو؟ وہ جواب دیتی ہے کہ میں نیکی ہوں۔ اور صرف
اس کی دلہن بن سکتی ہوں جو نیک و صالح ہو۔ تب بوڑھا
اپنے ماضی کو یاد کرتا ہے کہ شاید اس نے کچھ اچھے کام کیے ہوں
لیکن اسے مایوسی ہوتی ہے اور چیخ چیخ کر کہتا ہے کہ ہائے
وقت کیا میں بچپن پھر سے حاصل کر سکتا ہوں تاکہ نیکی کے
راستے پر چل سکوں! دفعتاً اس کی آنکھ کھل جاتی ہے